سوال نمبر ۲

"اسلامی مالیاتی اور اقتصادی نظام انسانی مسائل کا حل ہے" ۔ بحث کریں۔

۱۔ تمہید

جدید دور کی معاشی دوڑ نے انسانیت کو بہت ترقی دی ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ معاشی عدم مساوات، استحصال، غربت اور بار بار آنے والے سنگین مسائل کو بھی جنم دیا ہے۔ دنیا کے دو بڑے نظاموں، سرمایہ داری اور اشتراکیت، دونوں معاشی مسائل کا حل فراہم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ جبکہ اسلام ایک جامع مالیاتی و اقتصادی نظام فراہم کرتا ہے جو تمام معاشی مسائل کا تدارک کرتا ہے، کیونکہ یہ نظام اجتماعی عدل اور انسانی فلاح و بہبود پر مشتمل ہے۔

۲۔ اسلامی مالیاتی اور معاشی نظام: مسائل اور اُن کا جامع حل

(I) اسلامی نظریہ: سود کا خاتمہ

(II) اسلامی حل: زکوٰۃ کا نفاذ

(III) اسلام میں ذخیرہ اندوزی اور جوئے کی ممانعت

Date:

(۶) ۰

(۱۷) اسلام اور قانونِ وراثت

(۷) اسلامی حل: حلال و حرام میں تفریق

تفصیل

(۱) اسلامی نظریہ: سُود کا خاتمہ

موجودہ عالمی مالیاتی نظام کی بنیاد سود پر ہے، جو کہ معاشی استحصال کی بدترین شکل ہے۔ سود پر مبنی قرض، امیر کو بغیر کسی محنت کے امیر بناتا ہے اور مقروض کو مزید غربت کی طرف دھکیلتا ہے۔

حل: اسلام کے مالیاتی نظام میں

اسلام نے اس استحصالی نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

القرآن:

”اللہ نے تجارت کو حلال اور سُود کو حرام قرار دیا ہے“

اس کے برعکس اسلام نے اشتراکیت اور نفع و نقصان میں برابری کی شراکت کو عام کیا ہے تاکہ سرمایہ دار اور محنت کش میں کوئی استحصال نہ ہو

(6) مالیاتی مسائل کا اسلامی حل: زکوٰۃ کا نفاذ

جدید معاشی نظاموں کی سب سے بڑی ناکامی غربت کا خاتمہ نہ کر پانا اور امیر و غریب کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام اس مسئلہ کا حل نہ دے سکا۔

اسلامی مالیاتی نظام میں حل:

اسلام اس مسئلے کو زکوٰۃ کے لازمی اور ریاستی نظام کے ذریعے حل کرتا ہے۔

القرآن (سورۃ حشر)

”تا کہ وہ دولت تمہارے امیروں کے درمیان ہی نہ گردش کرتی رہے“

یہ نظام دولت کو چند ہاتھوں میں تقسیم جمع ہونے سے روکتا ہے اور معاشرے کے کمزور طبقات تک پہنچا کے غربت کے خاتمے میں کردار ادا کرتا ہے۔

(۳) اسلامی مالیاتی نظام میں ذخیرہ اندوزی اور جوئے کی ممانعت

جدید مالیاتی منڈیوں میں زیادہ تر کاروبار قیاس آرائی پر مبنی ہے۔ فیوچر ٹریڈنگ جیسے پروگراموں نے معیشت کو جوئے کا میدان بنا رکھا ہے، اسی طرح ذخیرہ اندوزی کے ذریعے مصنوعی قلت پیدا کر کے مہنگائی کی جاتی ہے۔

اسلامی مالیاتی نظام میں حل

اسلام ان تمام غیر اخلاقی طریقوں کو حرام قرار دیتا ہے۔

حدیث کا مفہوم

نبی نے دھوکے اور غیر یقینی کے کاموں سے منع فرمایا ہے۔

اسلام صرف حقیقی اثاثوں پر مبنی تجارت کی اجازت دیتا ہے جس سے معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے۔

١٧) اسلامی معاشی نظام : قانونِ وراثت

دنیا کے اکثر نظاموں میں دولت نسل در نسل ایک ہی خاندان یا فرد کے پاس منتقل ہوتی رہتی ہے، جس سے جاگیردارانہ نظام قائم ہوتا ہے۔

اسلامی معاشی نظام میں حل

اسلام نے اس مسئلے کا حل اپنے لازمی قانونِ وراثت میں دیا ہے۔ اسلامی قانونِ وراثت ، جائیداد کو مرنے والے کیلیے کے وسیع خاندان ، مرد و عورت ، میں لازمی طور پر تقسیم کر دیتا ہے۔

القرآن (سورۃ نساء)

" مردوں کے لیئے اس مال میں حصّہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ کر مریں، اور عورتوں کا بھی اس میں حصّہ ہے۔۔"

(۷) اسلامی معاشی نظام: حلال و حرام میں تفریق

جب لبرل معاشی نظام نفع کو اپنا مقصد بناتا ہے چاہے وہ نفع معاشرے کے لیے نقصان دہ اشیاء (شراب، منشیات) سے ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے معیشت میں تو ترقی آتی ہے لیکن معاشرہ اخلاقی و سماجی بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔

اسلامی معاشی نظام میں حل

قرآنی آیت کا مفہوم: اللہ نے شراب، جوئے اور تمام شیطانی کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

اسلام صرف حلال اشیاء کی تجارت کا حکم دیتا ہے تاکہ ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

حاصلِ کلام

خلاصہ یہ ہے کہ اسلامی معاشی و مالیاتی نظام تمام مسائل کی جڑوں جیسے سود، استحصال، دولت کی ذخیرہ اندوزی اور اخلاقی بے راہ روی کو ختم کرتا ہے اور ایک مضبوط معیشت کو یقینی بناتا ہے۔

انتہا پسندی

1. تمہید

بلاشبہ انتہا پسندی ایک عالمی لعنت ہے، جو کسی بھی معاشرے کو تباہ کر سکتی ہے۔ یہ عدم برداشت، شدت پسندی جیسے عناصر کو فروغ دیتی ہے اور نفرت، خوف، اور تصادم کا باعث بنتی ہے جس کے نتیجے میں امن عالم، انسانی سلامتی تباہ ہو جاتی ہے۔ اس کے تدارک کیلئے ایک جامع حکمت عملی کی ضرورت ہے جس میں حکومت، عدلیہ، تعلیمی ادارے، میڈیا اور پوری قوم کی کوششیں لازم ہیں۔

2. انتہا پسندی کے تدارک کے لیے تجاویز

(i) سماجی و معاشی انصاف کا قیام
(ii) تعلیمی نظام و نصاب میں اصلاحات
(iii) موثر بیانیہ کی تشکیل
(iv) قانون کی حکمرانی: لازم و ملزوم
(v) میڈیا و ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال

تفصیل

(I) سماجی و معاشی انصاف کا قیام: انتہا پسندی کا خاتمہ

انتہا پسندی کے فروغ میں معاشی محرومی، بے روزگاری، ناانصافی اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ جب معاشرہ پسا ہوا محسوس کرتا ہے تو وہ انتہا پسندانہ نظریات کا آسانی سے شکار ہو جاتا ہے۔

مسئلے کا حل:

ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ سماجی انصاف کو یقینی بنائے۔ غربت کے خاتمے کیلئے پروگرام، نوجوانوں کیلئے روزگار، اور شہریوں کی صحت و تعلیم فراہم کرے۔

(II) تعلیمی نظام اور نصاب میں اصلاحات: انتہا پسندی کا تدارک

انتہا پسندی کی شروعات اکثر وہ تعلیمی ادارے ہیں جو تنگ نظری اور نفرت کو فروغ دیتے ہیں۔ تعلیمی نظام معاشرتی رویوں کی تشکیل میں اہم ترین کردار ادا کرتا ہے۔

مسئلے کا حل

تعلیمی نصاب کا جائزہ اور نصاب میں رواداری، احترام، برداشت و تحمل اور جمہوری اقدار کا فروغ، انتہا پسندی کے تدارک کے لئے اہم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تربیت کا خصوصی اہتمام ضروری ہے تاکہ وہ نوجوان ذہنوں میں اعتدال پسندی کے بیج بو سکیں۔

(iii) مؤثر بیانیہ کی تشکیل: انتہا پسندی کا خاتمہ

انتہا پسند گروہ اپنے نظریات کے فروغ کیلئے جذباتی بیانیہ استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مقابلہ صرف طاقت سے نہیں بلکہ ایک مؤثر بیانیہ سے کرنا لازمی ہے۔

مسئلے کا حل

ریاست، علمی اداروں اور میڈیا کو مل کر ایک قومی بیانیہ تشکیل دینا چاہئے جو اسلام اور ملکی آئین کی حقیقت پر مبنی ہو۔ جس میں یہ واضح ہو کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کا کسی مذہب اور انسانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱۷) قانون کی حکمرانی لازم : انتہا پسندی کا تدارک

اگر انتہا پسند عناصر کو قانون کی گرفت سے آزاد چھوڑ دیا جائے تو وہ مزید مضبو ہوتے ہیں۔ اور قانون کی کمزور عملداری انتہا پسندی کے پھیلنے میں کا موقع دیتی ہے۔

مسئلے کا حل

قانون کی حکمرانی کو بلا امتیاز یقینی بنایا جائے تو وہ مزید مضبوط ہوتے ہیں کے بجائے کمزور ہوتے ہیں۔ انتہا پسند عناصر پر سخت قانونی کا روائی لازم ہے تاکہ نفرت انگیز تقاریر اور انکی مالی معاونت جیسے عوامل کو فروغ نہ ملے۔

(۷) میڈیا اور ٹیکنالوجی کا مثبت استعمال : تدارک انتہا پسندی

آج کے دور میں انتہا پسندی کے فروغ میں سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی (ڈیجیٹل پلیٹ فارم) کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ نوجوانوں کو گمراہ کرنے کے لیئے ان کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔

مسئلے کا حل

سائبر کرائم قوانین کو مضبوط بنا کر آن لائن نفرت انگیز مواد کی روک تھام کی جانی چاہیئے اور میڈیا کو تفریح کے نام پر تشدد اور عدم برداشت کو فروغ دینے سے گریز کرنا چاہیئے۔

حاصلِ کلام

انتہا پسندی ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جس کا فوری حل ممکن نہیں لیکن اس کے تدارک کیلئے ریاست، علمی اداروں، میڈیا اور اساتذہ و علماء، سب کو مل کر کاوشیں کرنا ہوں گی۔